سوال

(151) امام ایک مقتدی کے ساتھ نماز پڑھ رہا بعد میں دوسرا مقتدی آکر ملا تو امام دونوں پاؤں اٹھا کر آگے بڑھ گیا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امام مقتدی کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا، جب دوسرا مقتدی آن کر ملا تو امام دونوں پائوں اُٹھا کر داسہ پر جا کھڑا ہوا۔ مولانا اسمٰعیل صاحب قدس سرہ نے درس عام میں فرمایا تھا کہ اگر امام کا نماز میں پائوں اٹھے تو نماز جاتی رہے گی۔ پس درصورت مرقومہ بالا نماز رہی یا نہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مرقومہ اگر امام ایک یا دو قدم آگے بڑھ گیا، تو نماز نہیں جاتی، جیسا کہ عالمگیری میں ہے۔ ۱ لو مشی فی صلوتہ مقدار صف واحد لم تفسد صلٰوتہ ولو کان مقدار صفین ان مشی دفعة واحدة فسدت صلوتہ وان مشی الی صف ووقف ثم الٰی صف لاتفسد کذافی فتاوٰی قاضیخاں اور اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں مرقوم ہے۔

ترجمہ: اگر نماز کی حالت میں ایک صف کے برابر چلے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اور اگر دو صف کے برابر ایک ہی دفعہ چلے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور ایک صف کے برابر چل کر ٹھہر جائے پھر ایک اور صف آگے بڑھ جائے تو بھی نماز فاسد نہ ہوگی۔

۲ وعن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی تطوعا والباب علیہ مغلق فجئت فاستفتحت

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں، اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفلی نماز میں مشغول ہوتے اور دروازہ بند ہوتا، میں آکر دروازہ کھٹکھٹاتی، تو آپ چند قدم چل کر دروازہ کھول دیتے اور پھر اپنے جائے نماز پر واپس چل جاتے، مکان کا دروازہ قبلہ کی طرف تھا۔ یعنی آگے بڑھنے اور واپس آنے میں منہ قبلہ ہی کی طرف رہتا اور مکان تنگ تھا۔ یعنی ایک دو قدم چلتے تھے، اور ظہیریہ میں ہے کہ اگر سورج بادل سے نکل آئے اور گرمی زیادہ ہو جائے۔ تو سایہ کی طرف نمازی ایک دو قدم چل کر جا سکتا۔ واللہ اعلم

پس طلب کرو دم کشان در را فمشی ففتح لی پس راہ رفت آنحضرت پس بکشاد در را برائے من یعنی ازاں جا کہ برائے نماز ایستادہ بود قدمے چند زود بکشاد در را ثم رجع الٰی مصلاہ پستر باز گشت بجائے کہ نماز میں گذار ددذکرت ان الباب کان فی القبلة وذکر کروعائشہ کہ درخانہ بود در جانب قبلہ یعنی تردآمدن آنحضرت بکشادن در تحول از قبلہ لازم نیامد برگشتن بمصلا باز پس رفتن بود پس درآمدن و برگشتن استقبال قبلہ بحال خود بود، و نیز گفتہ اند کہ خانہ تنگ بود و گنجائش زیادہ بریک دو خطوہ نداشت رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وروی النسائی نحوہ و نیز نقل از خلاصہ کردہ است کہ اگر مردے امامت می کند یک کس راو درین میان ثلثے در آمد اقتداء کرد و پشتر رفت، اگر مقدار آنچہ میان صف اول وامام می باشد رفت فاسد نمی گردو، و نیز اگر در نماز مشی کند، اگر مقدار صف واحد رود فاسد نمی گردد، واگر مقدار وصف رود بدفعہ واحد فاسد می گردد واگر مشی مقدار ایک صف گرد آبایستاد و بازتا صف دیگر رفت باز بایستاد فاسد نمی شود واز فتاوٰی ظہیریہ آوردہ است، کہ مختار آن است، کہ اگر بسیار گردد فاسد است دور حاشیہ شمنی بعلامت ظہیریہ نوشتہ است، کہ اگر نماز در تاب در آمد گرمی آن ایذامی کند اگر بجانب سایہ رود بقدر ردد گام فاسد نہ کردد، کذافی المشکوٰۃ واشعۃ اللمعات، تصنیف شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

اور فرمانا مولانا محمد اسماعیل صاحب محدث علیہ الرحمۃ کا بجا اور راست ہے ۔ مطلب ان کے بیان کا یہ ہے، کہ ایک دو قدم سے زیادہ اگر امام آگے بڑھے، تو نماز فاسد ہے، اور ایک دو قدم عفو میں داخل ہے جیسا کہ فتاوٰی عالمگیری اور مشکوٰۃ شریف اور اشعۃ اللمعات سے واضح ہو چکا ہے، واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 49-50